السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آمین بالجہر کسی کتاب فقہ حنفی سے ثابت ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ثابت ہے امام ابن الھمام نے فتح القدیر میں لکھا ہے ولو کان الی فی ھذا شئ لوقفت بان روایہ الخفض یراد بھا عدم القرأ العنیف وروایۃ الجھر بمعنی قولھا فی زیر الصوت وذیلھا اہ (اگر میری طرف سے اس میں کوئی شے ہوتی یعنی اگر اس کا فیصلہ میرے سپرد کیا جائے تو میں یوں مطابقت دیتا کہ آہستہ کہنے کی روایت سے مراد یہ ہے کہ کڑک سخت نہ ہو اور روایت جہر کی بمعنی آمین بیچ نرم آواز ذیل اس کے) اور امیر ابن الحاج نے حلیہ شریف منیة المصلی میں تحریر کیا ہے ورجح مشائخنا للمذھب بما لایعری عن شئ لمتا فلاجرم ان قال شیخنا ابن الھمام ولو کان ابی شئ لوقفت بان روایۃ الخفض یراد بھا عدم القرء العنیف وروایۃ الجھر بمعنی قولھا فی زیر الصوت وذیلھا اہ

ترجمہ : ترجیح دی ہے ہمارے مشائخ نے اس کو واسطے مذہب کے ساتھ اس چیز کے کہ نہیں خالی ہے کسی شے کے واسطے تامل کرنے والے کے اس کے پس ضرور ہے جو کہا ہمارے مشائخ ابن ہمام نے اگر ہوتی ہماری طرف کوئی شئیا البتہ مطابقت دیتا میں اس طرح پر کہ کہ روایت آہستہ کہنے میں ارادہ کیا جاتا ہے کہ کڑک سخت نہ ہو اور روایت بآواز کہنے کی بمعنی کہنے اس کے ہے بیچ نرم آواز اور ذیل اس کے

اور مولانا عبد العلی بحر العلوم لکھنوی نے ارکان اربعہ میں ولم یرد فیہ الامام روی الحاکم عن علقمة بن وائل عن ابیہ انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغ ولا الضالین قال اٰمین واخفی بھا صوتہ وھو ضعیف الخ

ترجمہ : نہیں آیا ہے آمین آہستہ کہنے میں مگر وہ کہ روایت کی حاکم نے علقمہ بیٹے وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے یہ کہ نماز پڑھی انہوں نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ پہنچے ولا الضالین پر کہا آپ نے آمین اور پست کیا آمین کہنے میں آواز اپنی کو اور یہ روایت ضعیف ہے ۔

لکھ کر یہ تحریر کیا ہے ولکن الامر فیہ سھل فان السنة التامین اما الجھر والاخفاء فندب اہ

ترجمہ : لیکن بات اس میں آسان ہے اس لیے کہ سنت آمین کہنا ہے لیکن بآواز کہنا یا آہستہ پس مستحب ہے ۔

اور طحاوی حاشیہ درمختار میں ہے فعلی ھذا سینہ الاتیان بھا تحصل ولو مع الجھر (ابو سعود اہ)

ترجمہ : پس سنت اس بنا پر آمین کہنے کی حاصل ہوتی ہے اگرچہ ساتھ آواز کے ہو۔

اور مولانا عبد الحئ نے تعلیق الممجد میں لکھا ہے وانصاف ان الجھر قوی من حیث الدلیل اہ

ترجمہ : انصاف یہ ہے کہ آمین بآواز کہنا قوی ہے ، باعتبار دلیل کے

اور سعایہ میں مولانا ممدوح فرماتے ہیں فوجدنا بعد التامل والامعان القول باجھر بامین ھو الاصح لکونہ مطابقاً لما روی عن سید بنی عدنان وروایۃ وا الخفض عنہ صلعم ضعیفة لاتوازی روایات الجھر ولو صحت وجب ان تحمل علی عدم القرء العنیف کما اشار الیہ ابن الھمام ای ضرورة داعیۃ الی حمل روایات الجھر علی بعض الاحیان او الجھر للتعلیم مع عدم ورد شئ ذلک فی روایۃ والقول بانہ کان فی ابتداء الاضعیف لان الحاکم قد صححہ من روایت وائلبن حجر وھو انما اسلم فی اواخر الامر کما ذکرہ ابن حجر فی فتح الباری واما اثر ابراھیم النخعی ونحوہ فلا تعازی الروایات المرفوعة

ترجمہ : تو بعد تامل اور غور کرنے کے ہم نے پکار کر آمین کہنے کو ہی صحیح پایا کیوں کہ وہ سید بنی عدنان یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ومروی ہے ۔ اس کے مطابق ہے اور پست آواز کی روایت ضعیف ہے ۔ پکار کر کہنے کی روایتوں کا لگا نہیں کھا سکتی ۔ اور اگر بالفرض صحیح بھی ہو تو خوب کڑک کر نہ کہنے پر محول کرنا واجب ہو گا جیسا کہ ابن ہمام نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے ۔ اور کوئی ضرورت نہیں ہے کہ روایات جہر کو بعض اوقات تعلیم پر محمول کیا جائے باوجودیکہ یہ کسی روایت میں نہیں آیا اور یہ کہنا کہ جہر ابتداء امر میں تھا ضعیف ہے اس لیے کہ حاکم نے اس کو وائل بن حجر کی روایت سے صحیح کہا ہے اور وائل صحابی آخر زمانہ آنحضرت میں ایمان لائے ہیں جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے اور ابراہیم نخعی اور مثل ان کے سے جو حنفیہ کہنا منقول ہے ۔ تو ایسے اثر رسول اللہ کی احادیث کا مقابلہ نہیں کر سکتے ۔ ظاہر حمل کرتا ہے ۔ اوپر دونوں عمل آہستہ و آواز کے کبھی یہ کبھی وہ ١٢

اور مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی نے لمعات شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے والظاھر الحمل علی کلا العملین تارة فتارة ۔

[فتاویٰ علمائے حدیث]()

جلد 3 ص 137-138

محدث فتویٰ